REGD. No. L. 5254

فون نمبر ۴۹ ۔ تار کا پتہ :۔ ڈیلی الفضل ربوہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "
بیرون پاکستان
سالانہ ۴۵ "

جلد ۵۲/۱۴ | ۶ صلح ۱۳۴۲ ہش ۶ جنوری ۱۹۶۳ء | نمبر ۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۵ جنوری بوقت ½ ۸ بجے صبح

کل دن بھر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی ۔ البتہ شام کے قریب کچھ بے چینی کی تکلیف ہو گئی ۔ رات نیند آگئی ۔ اس وقت طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے ۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے ۔

آمین اللّٰھم آمین

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۵ جنوری ۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

"کل کچھ کوفت اور تکان کی شکایت رہی ۔ البتہ عام طور پر طبیعت پہلے کی نسبت قدرے بہتر رہی ۔"

احباب جماعت توجہ اور التزام کے ساتھ دعاؤں میں لگے رہیں کہ ہمارا شافی خدا اپنے فضل و رحم سے حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے ۔ آمین ۔

وقف جدید کے نئے سال کا آغاز اور احباب جماعت کا فرض

تحریک وقف جدید کا چھٹا سال خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے یکم جنوری ۱۹۶۳ء سے شروع ہو چکا ہے ۔ امسال وقف جدید کے لئے مندرجہ ذیل چندوں کی ضرورت ہے ۔

اوّل :۔ چندہ وقف جدید سال ششم

دوم :۔ چندہ برائے تعمیر وقف جدید

جملہ احباب کرام سے درخواست ہے کہ یہ دو تحریکات کے چندے الگ الگ لکھوائیں اور جس قدر جلد ممکن ہو سکے ادائیگی کا انتظام فرمائیں ۔ عہدیداران کی خدمت میں التماس ہے کہ وعدہ جات کی فہرستیں مکمل کر کے جلد دفتر میں ارسال فرمادیں ۔

(ناظم مال وقف جدید)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

روبہ دنیا نہ رہو بلکہ خدا ہی کی طرف متوجہ ہو جاؤ

خدا خبیث اور طیب میں ایک امتیاز کرنے والا ہے

"خدا تعالیٰ کا شدید عذاب آنے والا ہے اور وہ خبیث اور طیب میں ایک امتیاز کرنے والا ہے ۔ وہ تمہیں فرقان عطا کرے گا جب دیکھے گا کہ تمہارے دلوں میں کسی قسم کا فرق باقی نہیں رہا ۔ اگر کوئی بیعت میں تو اقرار کرتا ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم کروں گا مگر عمل سے وہ اس کی سچائی اور وفاء عہد ظاہر نہیں کرتا ۔ تو خدا کو اس کی کیا پرواہ ہے ۔ اگر اس طرح پر ایک نہیں سو بھی مر جائیں تو ہم یہی کہیں گے کہ اس نے اپنے اندر تبدیلی نہیں کی اور وہ سچائی اور معرفت کے نور سے جو تاریکی کو دور کرتا اور دل میں یقین اور لذت بخشتا ہے دور رہا اور اس لئے ہلاک ہوا ۔"

(الحکم جلد ۶ نمبر ۳۹ صفحہ ۹ مورخہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۰۲ء)

قرآن کریم کے پہلے پانچ پاروں کی تفسیر "مخزن معارف" کے متعلق

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

جماعت احمدیہ کے ۷۱ ویں جلسہ سالانہ کے افتتاحی اجلاس منعقدہ ۲۶ دسمبر ۱۹۶۲ء میں مکرم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائل پوری نے "نزول المسیح" کے موضوع پر اپنی تقریر شروع کرنے سے قبل قرآن کریم کے پہلے پانچ پاروں کی تفسیر "مخزن معارف" کے متعلق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایک اہم ارشاد پڑھ کر سنایا تھا ۔ حضور کے اس ارشاد کا مکمل متن ذیل میں ہدیہ قارئین کیا جاتا ہے ۔ (ادارہ)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

برادران جماعت ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ وَ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ

عزیزم پیر معین الدین صاحب کو میں نے اپنے قلمی نوٹ دیئے تھے کہ ان کی اور میری کتب و خطبات وغیرہ کی مدد سے تفسیری نوٹ مرتب کریں اور ان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات اور حضرت خلیفہ اوّل کے نوٹ بھی ملالیں ۔

انہوں نے پہلے پانچ پاروں کی جلد بلاک پر شائع کی ہے دوستوں کو چاہیئے کہ اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں ۔ اللہ تعالیٰ اس کام میں برکت دے اور عزیز معین الدین کو اس کی تکمیل کی توفیق دے ۔ والسلام

خاکسار :۔ مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی ۶۲/۱۲/۲۵

ولادت باسعادت ۔ اللہ تعالیٰ نے محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کو آج مورخہ ۵ جنوری ۱۹۶۳ء کی صبح کو بچی عطا فرمائی ہے ۔ احباب جماعت نومولودہ کی درازیٔ عمر اور دینی و دنیوی نعمتوں کا وارث بنانے کے لئے دعا کریں ۔

ایڈیٹر :۔ روشن دین تنویر بی اے ۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۶ر جنوری ۱۹۶۳ء

اِسلام میں فرقے کیوں؟

(قسط نمبر ۲)

مضمون نگار نے احادیث میں اختلاف اور تضاد کی کئی ایک مثالیں دی ہیں۔ چنانچہ وہ لکھتا ہے:-

"ہم نے محض نمونے کے طور پر چند مختلف احادیث لی ہیں۔ جن سے مختلف فرقے وجود میں آئے ہیں ورنہ تفصیل مقصود ہو تو سینکڑوں ایسی احادیث مل جائیں گی جو باہم متناقض ہیں۔ یہ تناقض اور اختلاف عبادات سے زیادہ معاملات میں ہے اور سچ تو یہ ہے کہ اگر اللہ نے حدیث پر عمل نہ کرنے پر گرفت شروع کر دی تو یہ تکلیف مالا یطاق ہوگی کیونکہ اگر یہ ایسی ہی ضروری چیز تھی تو خدا نے کیوں نہ اسے قرآن کی طرح محفوظ کر دیا؟ آج ان مختلف روایات کو دیکھ کر ہم کس طرح کہہ سکتے ہیں کہ فلاں روایت غلط ہے اور فلاں صحیح۔ آج اگر اختلافات کو ختم کرنا ہے تو ہمیں دین کی بنیاد اس کتاب کو قرار دینا ہوگا جو اللہ نے نقص وخطا سے پاک رکھی ہے۔ باطل کی آمیزش جس میں قیامت تک نہیں ہو سکتی۔ اور جس کا یہ دعویٰ ہے کہ ولو کان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافاً کثیرا (اگر یہ کتاب اللہ کے علاوہ کسی اور کی طرف سے ہوتی تو اس میں بہت سے اختلافات پاتے۔

قرآن کو بنیاد بنا کر احادیث کو اس کے تابع رکھنے تو بچھڑے ہوئے مل سکتے ہیں اور ٹوٹے ہوئے رشتے جڑ سکتے ہیں۔ اگر احادیث کو اس پر قاضی بنائے تو افتراق و اختلاف اسی طرح جاری رہے گا امت واحدہ اسی طرح فرقوں میں بٹ کر بیگانوں پر کیچڑ اچھالتی رہے گی اور بیگانے اسی طرح تالیاں پیٹتے دیکھتے رہیں گے۔ اللہ ہمیں اس سے محفوظ رکھے"۔ (طلوع اسلام جنوری ۱۹۶۳ء)

آخر میں مضمون نگار نے جو مشورہ دیا ہے وہ اصولاً صحیح ہے۔ یعنی قرآن کریم حدیث پر قاضی ہے نہ کہ حدیث قرآن پر قاضی ہے جیسا کہ بعض اہل حدیث کہلانے والوں کا عقیدہ ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس مسئلہ کو بڑی وضاحت سے بیان کیا ہے اور آپ نے قرآن کریم کو اول درجہ پر رکھا ہے اس کے بعد سنت اور اس کے بعد حدیث کا درجہ رکھا ہے۔ سنت اور حدیث میں یہ فرق ہے کہ سنت اس تعامل کا نام ہے جو صحابہ کرامؓ اور ان کے بعد تابعین اور پھر تبع تابعین پھر آج تک بطور تواتر کے چلا آیا ہے اور حدیث وہ بیان ہے جو بعد رسول کے بعد محدثین نے کتابوں میں جمع کیا ہے۔

الغرض مضمون نگار کا یہ نتیجہ صحیح ہے کہ قرآن کریم کو حدیث پر قاضی بنانا چاہیئے لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ چونکہ قرآن کریم بجنسہٖ ہمارے پاس موجود ہے اور اس میں ایک شوشہ کی تبدیلی نہیں ہوئی۔ یہ بات اس غرض کے لئے کافی ہے کہ اسلام میں کوئی فرقہ نہ ہوتا اور نہ کوئی اختلاف وتضاد ہوتا یہ تو درست ہے کہ اللہ تعالےٰ کے کلام میں اختلاف وتضاد قطعاً نہیں لیکن خود ساختہ مصلحین نے قرآن مجید کی توجیہات میں سینکڑوں نہیں ہزاروں اختلافات اور تضاد پیدا کر رکھے ہیں اور بالفرض احادیث نہ بھی ہوتیں تو پھر بھی ان وجوہات کی وجہ سے فرقے بنتے۔ چنانچہ شیعہ فرقے نے اسی قرآن مجید سے اپنے دین کے جواز میں آیات کی تاویلیں کر دی ہیں۔ اسی طرح دوسرے فرقوں کی حالت ہے۔ مثلاً مختلف اہل علم حضرات نے قرآن کریم کی آیات کو ہی ایک دوسری سے منسوخ کر دیا ہے چنانچہ بعض قدماء کے نزدیک تو قرآن کریم کی گیارہ سو آیات منسوخ ہیں اور پانچ آیات کی منسوخی تو سیدنا حضرت شاہ ولی اللہ علیہ الرحمۃ نے بھی ایک طرح سے تسلیم کی ہے۔

اس طرح تکوینی طور پر قرآن کریم کی حفاظت اگرچہ ایک عظیم الشان معجزہ ہے لیکن خود یہ تکوینی حفاظت ہی اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ تعالےٰ نے جہاں قرآن کریم کی ظاہری حفاظت فرمائی ہے۔ وہاں اس نے اس کی معنوی حفاظت کا بھی ضرور بندوبست کیا ہے اور وہ اس طرح کہ کچھ عرصہ کے بعد جب اختلافات اور تضاد بڑھ جائیں اور دنیا کے عقلمند اپنی عقلیت کی نجاست سے اس پاکیزہ آسمانی پانی کو گندہ کر دیں تو اللہ تعالےٰ اپنی طرف سے کسی پاک ہستی کو مبعوث کرتا ہے جو عدل وحکم بن کر ان اختلافات اور تضادات کو مٹاتا ہے۔ اور جس کو اسلامی اصطلاح میں مجدد کہتے ہیں۔ اور جیسا کہ قرآن مجید اور احادیث سے واضح ہوتا ہے۔ اس آخری زمانہ میں جبکہ دجال اپنی افواج کے ساتھ دنیا پر حملہ کرنے والا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے ان مجددین میں سے اس شخصیت کو برپا کیا ہے۔ جس کو ایک پہلو سے الامام المہدی اور دوسرے پہلو سے مسیح موعود کا نام دیا گیا ہے۔ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کا دعویٰ ہے کہ میں وہ آنے والا ہوں جس کی پیشگوئیاں قرآن وحدیث میں موجود ہیں۔ میں ہی وہ عدل وحکم ہوں جو ان غلطیوں کو مٹانے والا ہے۔ جو اہل علم حضرات میں پڑ گئی ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ دین کا صرف بیان ہی تحریر میں ہم تک پہنچ سکتا ہے اور خود بیان کتنا ہی محفوظ کیوں نہ ہو وہ اختلافات اور تضادات سے بچا نہیں سکتا کیونکہ دین کا دوسرا حصہ یعنی عمل ایسی چیز ہے جس کو تحریر میں محفوظ نہیں کیا جا سکتا صرف زندہ نمونہ سے ہی اس کو قائم کیا جا سکتا ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید کی توجیہات کی بنا پر بڑے بڑے اختلافات خود پرویز صاحب اور مودودی صاحب میں موجود ہیں ایسی صورت میں لازم تھا کہ کوئی اللہ تعالےٰ کی طرف سے مبعوث ہو کر اسلام کا صحیح نمونہ دنیا کے سامنے از سر نو رکھے۔ یہی الامام المہدی اور مسیح موعود ہے۔ (باقی)

مذہب کے نام پر خون

کتابی سائز کے تقریباً سو تین سو صفحات پر مشتمل یہ کتاب محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کی تصنیف ہے وقف جدید انجمن احمدیہ ربوہ نے شائع کی ہے۔ کاغذ لکھائی چھپائی عمدہ قیمت فی جلد غیر مجلد ایک روپیہ ۳۰ پیسے مجلد ایک روپیہ ۶۲ پیسے دفتر وقف جدید ربوہ کے کتب فروشوں سے طلب کی جائے۔

جیسا کہ کتاب کے نام سے ہی ظاہر ہے اس میں وضاحت سے اسباب کو بیان کیا گیا ہے کہ کس طرح مذہب کے نام پر شروع ہی سے خون بہایا جاتا رہا ہے۔ مصنف نے نہایت لطیف اور محققانہ پیرائے میں اس بات کو قرآن کریم کے حوالوں سے ثابت کرنے کی کامیاب کوشش کی ہے کہ مذہب کے حقیقی علمبرداروں نے خون ناحق کا کبھی ایک قطرہ بھی نہیں بہایا بلکہ مذہب کے نام پر خون بہانے والے وہی لوگ ہوتے ہیں جن کو حقیقی دین سے کوئی تعلق واسطہ نہیں ہوتا اور جو مختلف دنیوی اغراض ومقاصد کے زیر اثر یا غلط مذہب کے زیر اثر حقیقی مذہب کے نام لیواؤں پر ظلم وستم ڈھاتے آئے ہیں۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں کہ اکثر لامذہب لوگ مذہب پر الزام لگاتے ہیں کہ "مذہب امن کے نام پر فساد اور سلامتی کے نام پر خون ناحق کی تعلیم دیتا ہے"۔ فاضل مصنف نے اس الزام کی تردید نہایت زوردار طریق سے قرآن کریم سے پیش کی ہے اور بتایا ہے کہ

"قرآن کریم نے تاریخ عالم سے بعض مثالوں کو پیش فرما کر تصویر کا رُخ ہی یکسر بدل دیا ہے اور پانسہ کو ایسا پلٹا ہے کہ الزام دینے والے خود مورد الزام بن گئے۔ چنانچہ قرآن کریم اپنے دعوے کی تائید میں انبیاء کے ابتدائی زمانے کو ایک معیار اور کسوٹی کے طور پر پیش فرماتا ہے اور بار بار مختلف انبیاء کی جماعتوں کا ذکر کرکے ان کے تاریخی حالات سے یہ استدلال فرماتا ہے کہ مذہب کی تاریخ سے اگر کوئی ظلم روا رکھا جاتا تو ظاہر بات ہے کہ سب سے زیادہ ظلم کرنے والے خود مذہب کے بانی ہوا کرتے یا ان کے وہ متبعین ہوتے جنہوں نے اس مذہب کو خود اس مذہب کے بانی سے سیکھا اور اسی سے تعلیم پائی اور اُسی کے اُسوہ کے مطابق اپنے اعمال اور اخلاق کو ڈھالا۔ یا وہ لوگ جو ان لوگوں کے بہت بعد پیدا ہوئے اور یا تو انہوں نے اپنے مذہب کو بگڑی ہوئی حالت میں دیکھا یا اپنی اخلاقی گراوٹ کی وجہ سے اپنے ہی خیالات کی پیروی کی اور مذہب کو پس پشت ڈال دیا۔

مذہب کی جو تاریخ قرآن کریم بیان فرماتا ہے۔ اس میں بار بار ہمیں ایسے نظارے نظر آتے ہیں کہ ظلم تو کیا جاتا رہا ہے مذہب کے نام پر مگر کیا جاتا رہا ہے۔ لامذہب لوگوں کی طرف سے تشدد تو کیا جاتا رہا ہے خدا کے نام پر مگر کیا جاتا رہا ہے۔ ایسے لوگوں کی طرف سے جو خدا کے حقیقی تصور سے بھی نا آشنا تھے۔ چنانچہ قرآن کریم حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے

(باقی صفحہ ۷ پر)

نوجوانوں کی تربیت

تقریر محترم مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ بر موقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۶۲ء

(۵)

یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ نماز میں اپنی زبان میں دعائیں مانگنا بھی ضروری ہے سجدہ ان کے لئے سب سے اچھا مقام ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے ایک خط میں حضرت مولوی نورالدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تحریر فرماتے ہیں۔

"رات کے آخری پہر میں اٹھو اور وضو کرو اور چند دوگانہ اخلاص سے بجالاؤ اور دردمندی اور عاجزی سے یہ دعا کرو۔

اے میرے محسن اور اے خدا میں تیرا ایک ناکارہ بندہ پُر معصیت اور پُر غفلت ہوں۔ تُو نے مجھ سے ظلم پر ظلم دیکھا اور انعام پر انعام کیا۔ اور گناہ پر گناہ دیکھا اور احسان پر احسان کیا۔ تُو نے ہمیشہ میری پردہ پوشی کی اور اپنی بے شمار نعمتوں سے مجھے متمتع کیا۔ سو اب بھی مجھ نالائق اور پُر گناہ پر رحم کر اور میری بے باکی اور ناسپاسی کو معاف فرما اور مجھ کو میرے اس غم سے نجات بخش کہ بجز تیرے کوئی چارہ گر نہیں۔ آمین ثم آمین۔

مگر مناسب ہے کہ بروقت اس دعا کے فی الحقیقت دل کامل جوش سے اپنے گناہ کا اقرار اور اپنے مولیٰ کے انعام و اکرام کا اعتراف کرے کیونکہ صرف زبان سے پڑھنا کوئی چیز نہیں۔ جوش دل چاہیئے اور رقت اور گریہ بھی۔ یہ دعا معمولات اس عاجز سے ہے اور درحقیقت اس عاجز کے مطابق حال ہے۔"

صحبت صالحین

چوتھا ذریعہ جو میں تربیت و اصلاح کے لئے بیان کرنا چاہتا ہوں صحبتِ صالحین ہے جسے لغو کاموں اور لغو مجلسوں سے پرہیز کرکے اختیار کرنا چاہیئے۔ دنیا میں ہر چیز اپنی نشوونما کے لئے اور اپنی خصوصیات کو قائم رکھنے کے لئے ایک حفاظتی ماحول چاہتی ہے۔ نطفہ کو رحم مادر میں ایسی حفاظتی ماحول کی ضرورت ہوتی ہے۔ ورنہ وہ ضائع ہو جاتا ہے۔ جوں جوں وہ بڑھتا ہے مضبوط ہوتا جاتا ہے۔ لیکن ہر مرحلے پر اپنی حفاظت کے لئے ایک خاص قسم کے ماحول کا محتاج ہوتا ہے۔ رحم مادر میں پانچ ماہ کے بچے کو اگر اپریشن کے ذریعہ نکال کر اس دنیا کے ماحول میں لے آئیں۔ تو وہ زندہ نہیں رہ سکتا۔ فوراً اس کی زندگی ختم ہو جائے گی اسی طرح پیدائش کے بعد بھی وہ خاصے عرصہ تک ایک خصوصی حفاظت کا محتاج ہوتا ہے یہی حال ہر جاندار کا ہے۔ نباتات میں بھی ہمیں یہی اصول کام کرتا ہوا نظر آتا ہے۔ دانہ کو جب تک زمین کی گود میں ایک خاص قسم کا ماحول میسر نہ آئے۔ وہ پنپ نہیں سکتا۔ اور اپنی شاخیں نہیں نکال سکتا۔ جمادات میں بھی یہی اصول جاری ہے۔ معدنیات کے لئے کچھ مناسب ماحول کو پیدا کرنے کے لئے ہی ہوتا ہے۔ ہیرا اپنی پیدائش کے لئے ایک لمبے عرصہ تک ایک خاص قسم کا ماحول چاہتا ہے۔ تب کہیں جاکر ایک نہایت خوبصورت اور دیرپا ہیرا ہمارے سامنے آتا ہے۔ موتی کا بھی یہی حال ہے۔ پہلے اس کا ماحول پیدا ہوتا ہے۔ پھر اس کے اندر موتی بنتا ہے۔ غرضیکہ جس چیز پر بھی ہم غور کریں ہمیں یہی اصول کارفرما نظر آتا ہے۔ کہ وہ اپنی نشوونما اور اپنی خصوصیات کی حفاظت کے لئے ایک خصوصی ماحول کی محتاج ہے۔

یہی حال نیکی کا بھی ہے۔ یہ جب پیدا ہونی شروع ہوتی ہے۔ اگر وہ ماحول حاصل نہ ہو تو نیکی نشوونما نہیں پاتی۔ اور ضائع ہو جاتی ہے۔ اگر کوئی یہ سمجھے کہ وہ نیکی کا ماحول پیدا کرنے کے بغیر نیکی کو قائم رکھ سکے گا۔ تو وہ بڑا نادان ہے۔ ایسا کبھی نہیں ہو سکتا کہ نیک ماحول کے بغیر نیکی قائم رہ سکے یا پنپ سکے اور پھل لا سکے۔ اس کے لئے قرآن کریم نے ہمیں دو طور پر توجہ دلائی ہے۔

ایک اس طرح کہ ہم ماحول کی درستی کے لئے لغو کاموں اور لغو مجلسوں سے پورے طور پر بچیں۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔

والذین ھم عن اللغو معرضون (پارہ ۱۸ سورہ المومنون آیت ۴)

یعنی مومن لغو کاموں اور لغو باتوں اور لغو مجلسوں سے اور ہر لغو چیز سے پرہیز کرتے ہیں۔ اور اس طرح اپنے ماحول کو بدل ڈالتے ہیں۔ تاکہ ان کے اندر نیکی نشوونما پا سکے۔ ورنہ وہ ساتھ ہی ساتھ ضائع ہوتی جاتی ہے۔

دوسری توجہ یہ دلائی ہے کہ ہم نیک لوگوں کی صحبت میں بیٹھیں۔ تا ان کی نیکی کا اثر ہم میں بھی داخل ہو۔ اور ان کے نیک نمونہ کی پیروی ہم بھی کریں۔ چنانچہ وہ فرماتا ہے کونوا مع الصادقین یعنی ایسے لوگوں کے ساتھ تعلقات پیدا کرو جو راست روی اور راست گفتاری رکھنے والے ہیں۔ تاکہ ہمارے اندر بھی نیک جذبات پائیداری پکڑیں۔

اگر قرآن کریم کی ان دونوں باتوں پر عمل کیا جائے۔ اور لغو مجلسوں کو چھوڑ دیا جائے اور نیک مجلسیں اختیار کی جائیں تو نیکی کو پائیداری حاصل ہوتی چلی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ انسان ایک مضبوط مقام پر کھڑا ہو جاتا ہے۔ اور وہ خود ماحول بننے کا موجب بن جاتا ہے۔ لیکن اس تعیش کی فراوانی کے زمانے میں جبکہ مادیت کی زہر ہر طرف پھیل رہی ہے۔ اور شیطان اپنے چیلوں چانٹوں کے ساتھ خوب باہر نکلا ہوا ہے۔ اور ہر طرف فتنوں کا زور ہے۔ گندے ماحول سے پرہیز کرنا بہت مشکل ہو گیا ہے۔ اور بڑی سنجیدگی سے جدوجہد چاہتا ہے۔ بے پردگی۔ عریانی۔ سینما میں جنسی جذبات ابھارنے والے نظارے ریڈیو میں عورتوں کے دل لبھانے والے گانے۔ سرکسوں میں نیم عریاں خوش شکل لڑکیوں کے کھیل۔ آرام و آسائش کے سامانوں کی بہتات۔ یہ ساری بلائیں نوجوانوں کو گھیرے ہوئی ہیں۔ گویا ایک طوفان ہے جو ہر طرف سے اُمڈا چلا آ رہا ہے۔ اور ہر ایک کو اپنی لپیٹ میں لے رہا ہے۔ یا ایک آگ ہے جو نیک جذبات کو جلا کر راکھ کر رہی ہے۔ اس طوفان اور اس آگ سے بچنا جوانمردی کا کام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں میں یہ اہلیت رکھی ہے وہ طوفان کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ اور اس آگ کو بجھا سکتے ہیں۔ لیکن اس کے لئے عزم۔ ایمان دعاؤں اور نیک صحبت کی ضرورت ہے اور قرآن کی تعلیم کو ہر وقت سامنے رکھنے کی تب امن کی حالت نصیب ہو جاتی ہے۔

سینما کی لعنت

لغو کاموں اور لغو مجلسوں میں بعض چیزیں خاص طور پر داخل ہیں۔ ان میں ایک سینما بھی ہے۔ یہ اس زمانے کی لعنتوں میں سے ایک بڑی لعنت ہے۔ اس سے نوجوانوں میں چوری۔ ڈاکہ زنی۔ اور جنسی بے راہ روی کی عادتیں پیدا ہوتی ہیں۔ جو انسان کو تباہ کرکے رکھ دیتی ہیں۔ جن ممالک سے سینما شروع ہوا ہے۔ وہ بھی اب اس کی مضرتوں کے قائل ہو رہے ہیں۔ لیکن اس کا کوئی علاج نہیں پاتے۔ ہمیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ایمان بخشا ہے اور ایمان ایسی زبردست طاقت ہے کہ اس سے بڑے بڑے انقلاب دنیا میں آتے ہیں۔ جب بھی کوئی بڑا انقلاب اللہ تعالیٰ نے دنیا میں برپا کرنا چاہتا ہے۔ تو کچھ لوگوں کو یہ ایمان کی دولت عطا فرماتا ہے۔ اور وہ اس سے قوت پاکر انقلاب پیدا کر دیتے ہیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت میں ایمان لانے والوں نے شراب کس طرح چھوڑی۔ شراب ان کی گھٹی میں رچی ہوئی تھی۔ اور مٹکوں کے مٹکے شراب استعمال کرنے کے وہ عادی تھے۔ لیکن رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب خدا تعالیٰ سے حکم پاکر یہ اعلان فرمایا کہ مسلمان شراب نہ پئیں تو شرابوں کے مٹکے توڑے گئے اور وہ بازاروں میں پانی کی طرح بہنے لگی اور ایمان لانے والوں نے یکدم اسے چھوڑ دیا۔ حالانکہ یہ ان نشوں میں سے ہے جن کا چھوڑنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ سو ایمان ایک ایسی قوت ہے جو انسان سے بہت کچھ کروا دیتی ہے۔ ہمیں بھی یہ ایمانی قوت اپنے اندر پیدا کرنی چاہیئے۔ اور ان تمام لغو چیزوں سے کلیتہً پرہیز کرنا چاہیئے۔ اگر ہم قرآن کریم کو سمجھنے لگ جائیں۔ اور اسے مضبوطی سے پکڑیں اور اپنے خدا کا چہرہ اس میں دیکھیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابوں کو اپنی زیر نظر رکھیں۔ اور ان سے پاکیزہ خیالات حاصل کریں اور نمازوں کے ذریعہ خدا تعالیٰ کے فضل کو جذب کریں۔ تو ہمیں وہ طاقت ایمان حاصل ہوگی۔ جو ہمیں ہر برائی سے بچائے گی۔ اور ہر نیکی پر قائم کر دے گی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے سینما کی خرابیوں کے پیش نظر ہمارے لئے سینما کا دیکھنا ۱۹۳۴ء میں تحریک جدید کا آغاز کرتے وقت بند فرما دیا تھا۔ اس وقت خدا کے فضل سے سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں نوجوانوں نے سینما دیکھنا چھوڑ دیا تھا۔ اور اس بارہ میں قابل قدر نمونہ دکھایا تھا۔ لیکن اب آہستہ آہستہ نوجوانوں کی طرف سے اس کی پوری پابندی نہیں کی جاتی اور بعض نوجوان کبھی سینما دیکھ لیتے ہیں۔

بدی کے متعلق یاد رکھنا چاہیئے کہ اگر اسے تھوڑا سا بھی راستہ دے دیا جائے تو باقی راستہ وہ خود بنا لیتی ہے اس لئے جب تک بدی کے سارے راستے بند نہ کئے جائیں انسان محفوظ نہیں ہو سکتا۔

بے پردگی اور عریانی سے بچنے کی ضرورت

دوسری چیز جس سے اپنا ماحول بدلنے کے لئے خاص طور پر بچنے کی ضرورت ہے بے پردگی اور عریانی کی لعنت ہے۔ بے پردگی کو ہمیں بڑے مضبوط ہاتھ سے روکنا چاہیئے۔ بے پردگی سے ہی عریانی پیدا ہوتی ہے۔ بے پردگی اس کا پہلا قدم ہے۔ مرد اور عورت کا اختلاط بھی اسی کا نتیجہ ہوتا ہے اور یہ اختلاط ایسی خطرناک چیز ہے کہ نیکی کا مادہ جلانے کے لئے اس سے زیادہ خطرناک اور کوئی چیز نہیں۔ وہ دل جو اللہ تعالےٰ نے اپنے لئے بنایا ہے دوسروں کے ہاتھ بیچ دیا جاتا ہے۔ سو ہمارے نوجوانوں کے لئے اس سے بچنا نہایت ضروری ہے۔ اللہ تعالےٰ اس کا علاج غض بصر یعنی آنکھوں کا نیچا رکھنا بتاتا ہے۔ اگر ہم سختی سے اسکی پابندی کریں اور اپنی آنکھوں کو نیچا رکھنے کی عادت ڈالیں تو اس خرابی سے محفوظ رہ سکتے ہیں لیکن یہ عادتیں بغیر جد و جہد کے نہیں پڑتیں۔

ہمارے نوجوانوں کو ریڈیو کے گانے سننے سے بھی پرہیز کرنی چاہیئے خصوصاً عورتوں کے گانے کہ یہ بھی لغو کاموں میں داخل ہے اور اس سے بھی خیالات میں پاکیزگی نہیں رہتی۔ اور نیکی میں خلل پیدا ہوتا ہے۔ کسی زمیندار نے ریڈیو کا کیا خوب نقشہ کھینچا ہے واہ رے انگریز تو نے گھر گھر میں کنجنی نچوا دی۔

سو ہمیں اس سارے ماحول کو بدلنا چاہیئے اور گندے ماحول کی بجائے ایک پاکیزہ ماحول اپنے لئے بنانا چاہیئے۔ تاکہ ہماری نیکی محفوظ رہے اور ترقی کرے۔

چندے اور جماعتی کام

(۵) پانچواں اور آخری ذریعہ جو میں آج تربیت و اصلاح کے لئے بیان کرنا چاہتا ہوں اللہ تعالےٰ کے راستے میں مال کا خرچ کرنا اور جماعتی کاموں میں حصہ لینا ہے۔ قرآن کریم صرفِ مال کو اقامت صلوٰۃ کیساتھ ساتھ رکھتا ہے۔ ابتداء میں ہی فرمایا ویقیمون الصلوٰۃ ومما رزقنٰھم ینفقون یعنی وہ نماز کو قائم کرتے ہیں اور اس سے جو ہم نے ان کو دیا خرچ کرتے ہیں یعنی مال بھی خرچ کرتے ہیں اور قویٰ بھی جو خدا کی طرف سے دئے جاتے ہیں پس مال کے خرچ کے علاوہ سلسلہ کے باقی کاموں میں حصہ لینا بھی اس میں داخل ہے۔ دوسری جگہ جو فرمایا ہے والذین ھم للزکوٰۃ فاعلون (پارہ ۱۸ سورۃ المومنون آیت ۵) اسکے بھی دونوں معنے ہیں یہ بھی معنے ہیں کہ وہ زکوٰۃ دیتے ہیں یا اللہ تعالےٰ کے راستے میں مال خرچ کرتے ہیں اور یہ بھی معنے ہیں کہ وہ پاکیزگی حاصل کرنے کے لئے اور بھی کوششیں کرتے ہیں۔ ان کوششوں میں سلسلہ کے کاموں میں مدد دینا جو در اصل قیام دین میں ہی مدد دینا ہے یقیناً داخل ہے۔ سو یہ دونوں پہلو ہمارے نوجوانوں کو مدنظر رکھنے چاہئیں۔ وہ خدمتِ دین کے لئے روپیہ بھی صرف کریں اور اپنی طاقتیں بھی خرچ کریں تا دین کو مضبوطی حاصل ہو اور سلسلہ کے قیام کی غرض پوری ہو۔ قرآن کریم میں اور بہت سی جگہوں پر دین کی مدد اور خدمت کی تاکید کی گئی ہے۔

اسی طرح بیسیوں مقامات پر انفاق فی سبیل اللہ کا حکم دیا گیا ہے اور اسکے بہت سے فوائد بتلائے گئے ہیں۔ نیکی میں پختگی۔ مال میں برکت۔ خوف اور حزن سے بچاؤ۔ قومی ترقی اور قرب الٰہی۔ مال خرچ کرنے کے نتیجے میں ملتے ہیں۔ تیسرے پارے کے تین رکوع ۳۳ و ۳۴ و ۳۵ سب اسی کے متعلق ہیں۔

مال انسان کو بہت عزیز ہوتا ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ وہ سمجھتا ہے کہ مال اسکی ضرورتوں کو پورا کرنے اور اسے آرام پہنچانے کا ذریعہ ہے اگر اسکو یہ علم ہو جائے کہ فی الحقیقت خدا تعالیٰ ہی رزّاق ہے اور وہی اسکی حاجتوں کو پورا کرنے کے سامان کرتا ہے تو وہ مال کی بجائے مال دینے والے کے ساتھ محبت کرے۔ وہ دل و دماغ اور قویٰ کہاں سے آتے ہیں جو مال کمانے کا ذریعہ بنتے ہیں۔ ان چیزوں کے فرق کے ساتھ مال کمانے میں کتنا فرق جا پڑتا ہے۔ یہی حال باقی سامانوں کا ہے۔ اس بات کو سمجھ لینے کا نام اللہ تعالیٰ نے حکمت یا اصل دانائی رکھا ہے۔ اور فرمایا ہے ومن یؤت الحکمۃ فقد اوتی خیراً کثیرا (البقرہ آیت ۲۶۹ و ۲۷۰) یعنی جس کو یہ سمجھ دی گئی کہ مال اللہ تعالےٰ کی طرف سے ملتا ہے اور اسے اللہ تعالےٰ کے راستے میں خرچ کرنے سے انسان فقیر اور قلاش نہیں ہو جاتا بلکہ اس کی بخشش کے نیچے آ جاتا ہے اور اسکے فضلوں کا وارث بنتا ہے وہی شخص حقیقی دانائی دیا گیا۔ لیکن یہ دانائی اسکے فضل سے ہی ملتی ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو یہ دانائی دی گئی۔ انہوں نے اپنے مالوں کو خدا تعالےٰ کے لئے بے دریغ خرچ کیا اور اسی میں آرام جان پایا۔ یہی حکمت اللہ تعالےٰ نے مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لانے والوں کو عطا فرمائی اور انہوں نے بھی خدا تعالیٰ کی خاطر مالوں کو حقیر سمجھا۔

(باقی)

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ دیں

(لیڈر بقیہ ۲)

متعلق فرماتا ہے کہ جب نوح نے دنیا کو ہدایت اور نیکی کی طرف بلایا تو نوح ظالم نہیں تھے بلکہ وہ لوگ ظالم تھے جو مذہب کے نام سے نا آشنا تھے۔

(مذہب کے نام پر خون ص ۱۴-۱۵)

مصنف نے قرآن مجید سے نوح علیہ السلام کے علاوہ دیگر انبیاء علیہم السلام اور آخر میں سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مثال دے کر نہایت وضاحت سے ثابت کیا کہ ظلم و ستم کا طریق کفار کا طریق ہوتا ہے وہی تلوار کے زور سے اللہ تعالےٰ کے سچے دین کو روکنے کی کوشش کرتے ہیں۔

الغرض فاضل مصنف نے کتاب کے تقریباً ۵۰ صفحات اس مسئلہ کی وضاحت پر صرف کئے ہیں اور ایک ایسی دستاویز مہیا کر دی ہے کہ کوئی مسلمان تو کیا کوئی انسان ان صفحات کو پڑھکر یہ پکار نے سے باز نہیں رہ سکتا کہ

اسلام دُنیا میں امن قائم کرنا چاہتا ہے

الغرض یہ معرکۃ الآراء کتاب ایسی ہے کہ اس کو ہر مسلمان اور غیر مسلم کے گھر میں پہنچانا نہایت مفید ثابت ہو گا۔ اس زمانہ میں بھی بعض خود ساختہ مصلحین نے جن میں مودودی صاحب نمبر اوّل پر ہیں اسلام کو ایک ایسے دین کے طور پر پیش کیا ہے کہ جس میں انسان کے لئے کوئی ذاتی کشش نہیں اور جس کو صرف تلوار ہی سے قائم کیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ مصنف نے آئندہ صفحات پر سیر حاصل بحث کی ہے۔ اور بتایا ہے کہ کس طرح ان لوگوں نے اسلام کو غیر مسلموں کے لئے "رقبہ ممنوعہ" بنا کر رکھ دیا ہے اور کس طرح ان لوگوں نے اسلام کے دشمنوں مستشرقین اور آریوں وغیرہ کو اسلام کے خلاف پروپیگنڈہ کرنے میں مدد کی ہے اور اسلام کے گرد تلواروں کی ایسی باڑ لگا دی ہے کہ کوئی سنجیدہ انسان اندر آنے کی جرأت نہیں کر سکتا۔

اس مختصر نوٹ میں ہم نے صرف کتاب پر اجمالی نظر ڈالی ہے ورنہ حقیقت یہ ہے کہ مصنف نے مسئلہ زیر بحث کے تقریباً ہر پہلو کو اجاگر کرنے کی کوشش کی ہے اور جیسا کہ ہم نے کہا ہے یہ ایک نہایت مؤثر اور مفصل دستاویز ہے جس کو ترجمہ کر کے تمام دنیا کی زبانوں میں شائع کرنے سے اقوام عالم کے باہمی تعلقات کو خوشگوار بنایا جا سکتا ہے۔ کم از کم اس وقت انگریزی اور عربی زبان میں اس کا ترجمہ ضرور ہو جانا چاہیئے۔ اور عرب ممالک اور انجمن اقوام متحدہ کی لائبریریوں میں اس کو ضرور پہنچانا چاہیئے۔

درخواست دعا

مکرم ڈاکٹر نور الدین صاحب بدوملہی ضلع سیالکوٹ کی طبیعت اکثر علیل رہتی ہے احباب جماعت احمدیہ اُن کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرما دیں۔ (ریاض احمد ربوہ)

احمدی خواتین کے جلسہ سالانہ ۱۹۶۲ء کی مختصر روئداد

۲۸ر دسمبر —— جلسے کا آخری دن!

احمدی خواتین کے جلسہ سالانہ کی مختصر روئداد اس سے قبل شائع ہو چکی ہے آخری دن کی روئداد درج ذیل کی جاتی ہے :-

مورخہ ۲۸ر دسمبر کو جلسہ سالانہ خواتین کے آخری دن کا اجلاس اول ۱۰ بجے صبح زیر صدارت حضرت سیدہ ام متین صاحبہ شروع ہوا۔ حمامۃ البشریٰ صاحبہ نے تلاوت قرآن کریم فرمائی۔ بدر دین اسلام صاحبہ نے نظم سے

"عرفاں کی بارش ہوتی ہے دن رات ہمارے ربوہ میں" خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنائی۔

اس کے بعد محترمہ سیارہ حکمت صاحبہ نے "آنحضرت صلعم کی سیرت کا ایک پہلو" کے عنوان پر تقریر کی۔ آپ نے دشمنوں کے ساتھ حضور کے حسن سلوک پر روشنی ڈالی اور ثابت کیا کہ حسن سلوک اور عفو و درگذر کا بے مثال نمونہ حضور نے پیش کیا۔

اس کے بعد امۃ الباری ایم اے صاحبہ نے "احمدی خواتین کی ذمہ داریاں اور فرائض" کے عنوان پر تقریر کرتے ہوئے اپنے اندر نمایاں اور مثالی تبدیلی پیدا کرنے پر زور دیا اور بتایا کہ احمدی خواتین خود احمدیت کا بہترین نمونہ ہوں تو بچوں کی تربیت بہترین طریقہ پر ہوگی۔ اور آئندہ نسل کی تربیت قوم کے مستقبل کی ضمانت ہے۔

بعد ازاں محترمہ حمامۃ البشریٰ صاحبہ نے ایک نظم پڑھی۔

حضرت سیدہ ام متین صاحبہ کی تقریر!

اس کے بعد حضرت سیدہ ام متین صاحبہ نے "تعلق باللہ" کے موضوع پر اپنی تقریر شروع فرمائی۔

آپ نے فرمایا تمام مذاہب خدا تعالیٰ کی ہستی کے قائل ہیں، لیکن یہ ایمان رسمی ہوتا ہے لوگ ظاہری طور پر خدا کو مانتے ہیں لیکن دل میں حقیقی ایمان پیدا نہیں ہوتا۔ یہی حقیقی ایمان دلوں میں پیدا کرنے کے لئے اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام مبعوث ہوئے ہیں۔

محترمہ سیدہ موصوفہ صاحبہ نے فرمایا کہ تعلق باللہ پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ انسان کو صفات الٰہی پر کامل یقین ہو۔ اس لحاظ سے ہمارے پیارے آقا سیدنا محمد مصطفےٰ خیر الوریٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے عظیم الشان نمونہ دکھایا ہے۔

خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں بتا دیا ہے کہ اگر میرے بتائے ہوئے طریق پر چلوگے تو میری محبت حاصل کر سکوگے۔ وہ طریق یہ ہے کہ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ یعنی محمد صلعم کی کامل پیروی سے۔ ان کے بتائے ہوئے طریقوں پر عمل پیرا ہونے سے۔ ان سے محبت کرنے سے ہم خدا کی محبت حاصل کر سکتے ہیں۔ خدا کی محبت محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشروط ہے۔ جب ایسا ہوتا ہے تو خدا اپنی تجلیات دکھاتا ہے۔

سیدہ موصوفہ نے فرمایا کہ قرب الٰہی عرفانِ الٰہی اور تعلق باللہ پیدا کرنے کیلئے کوشش استقلال اور قربانی کی ضرورت ہے۔ کوشش دعا استغفار سے ہم وہ راستہ پا سکتے ہیں جس سے خدا سے سچی محبت اور سچا عشق پیدا ہوتا ہے۔ ہمارا خدا بے شمار برکتوں والا ہے وہ دعاؤں کو سنتا ہے۔ استغفار کو قبول کرتا ہے۔ آپ ان خزانوں کی طرف دوڑیں جو آپ کو دنیا و ما فیہا سے غنی کر دیں گے۔ اپنی اولادوں کی صحیح رنگ میں تربیت کریں تاکہ ان میں اعلیٰ اخلاق پیدا ہوں۔ تاکہ وہ اسلام کا سچا نمونہ بن کر اسلام کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا لایا ہوا پیغام تمام دنیا کی سعید روحوں تک پہنچ جائے۔ آمین

حضرت سیدہ ام متین صاحبہ کی ایمان افروز تقریر کے بعد جناب صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کی تقریر بعنوان "غیر شرعی رسوم اور ان کا ازالہ" ٹیپ ریکارڈ کے ذریعے سنائی گئی۔

بعدہٗ جناب مولانا ابوالعطاء صاحب کی تقریر "فضائل قرآن مجید" کے عنوان پر ٹیپ ریکارڈ کے ذریعے سنائی گئی۔

اس کے بعد اس اجلاس کی کارروائی کا اختتام ہوا۔

دوسرا اجلاس!

دوسرے اجلاس کی کارروائی کا آغاز دو بجے بعد دوپہر زیر صدارت حضرت سیدہ ام متین صاحبہ تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد محترمہ امۃ المجید صاحبہ ایم اے نے "ذکر الٰہی" کے عنوان پر تقریر فرمائی۔ جس میں آپ نے ذکر الٰہی کی ضرورت، طریقے اور اس کے فوائد پر روشنی ڈالی بعدہٗ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی تقریر "ذکر حبیب" جو جناب مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھی تھی ٹیپ ریکارڈ کے ذریعے سنائی گئی جس کے بعد محترمہ سیدہ ام متین صاحبہ نے اجتماعی دعا کروائی حضرت میاں صاحب کی تقریر دیر سے شروع ہونے کی وجہ سے تقریباً پونے چھ بجے تک جاری رہی لیکن خواتین کے چہروں سے تکان کے آثار ظاہر ہونے کی بجائے ذوق و شوق اور خلوص کا اظہار ہو رہا تھا خواتین ہمہ تن گوش بنی بیٹھی تھیں اور نہایت انہماک اور توجہ سے تقریر سن رہی تھیں۔

اجتماعی دعا کے بعد احمدی خواتین کا جلسہ سالانہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوگیا۔

خان بہادر دلاور خان صاحب مرحوم

(از حضرت قاضی محمد یوسف صاحب قاضی خیل ہوتی ضلع مردان)

خان بہادر دلاور خان صاحب احمدی ساکن چارباغ تحصیل ہوتی ضلع مردان ۱۸۹۱ء کے قریب پیدا ہوئے ۱۸۹۹ء میں مدرسہ میں داخل ہوئے اور ۱۹۰۴ء میں پشاور مشن ہائی سکول میں داخل ہوئے ۱۹۱۰ء میں میٹرک پاس کیا ۱۹۱۵ء میں مشن کالج پشاور کے گریجوایٹ ہوئے۔

۱۹۱۵ء میں آئی سی کا امتحان پاس کیا اور ملازمت شروع کی اور ۱۹۴۸ء میں پنشن یاب ہوئے کچھ عرصہ ڈپٹی کمشنر رہے صوبہ سرحد میں ہوم سیکرٹری اور گورنمنٹ اسٹیٹ آفیسر بھی تھے

خان محمد عمر خان صاحب آف زیدہ تحصیل صوابی کے فرزند محمد یوسف خان اور محمد یعقوب خان ۱۹۰۶ء میں پشاور مشن سکول میں داخل ہوئے اور بورڈنگ میں رہتے تھے خاکسار ان کو ملنے جایا کرتا تھا اور وہاں پر وہ احمدیت کے متعلق سوالات کرتے خاکسار جواب دیتا ان لڑکوں میں جو اس بورڈنگ میں ۱۹۱۱ء تک احمدی ہوئے خان بہادر دلاور خان اور ان کے برادر خورد رشید افضل خان بھی تھے ۱۹۱۱ء میں دلاور خان صاحب احمدی ہوئے نماز شروع کی تہجد کے پابند ہوئے قرآن مجید کے مطالعہ کا شوق پیدا ہوا اور تبلیغ احمدیت کا مرکز قائم ہوا۔

دلاور خان صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح اول سے بیعت کی تھی ۱۹۱۴ء میں غیر مبائعین کے ہمنوا ہو گئے تھے پہلی بار قادیان میں ۱۹۱۹ء میں گئے۔ خلافت ثانیہ سے ۱۹۲۸ء میں بذریعہ رویا وابستہ ہوئے۔ تبلیغ کا خاصہ شوق تھا اور تحریک جدید میں بھی حصہ لیتے رہے ۱۹۱۴ء میں نواب سر عبد القیوم خان کی ہمشیرہ زادی سے شادی ہوئی ۱۹۳۸ء میں ان کی بیوی نے بھی بیعت احمدیت کی چار لڑکیاں اور دو لڑکے ہوئے۔

عبد الحمید خان بڑا لڑکا ہے اور عبد الرحیم خان چھوٹا لڑکا ہے دونوں بھائی کراچی میں ملازم ہیں پنشن کے بعد موضع چارباغ میں سکونت رکھی ۱۹۵۸ء میں پانچ بجے بیمار ہوئے اور بروز ہفتہ ایک بجے دن کے ۸ دسمبر ۱۹۶۲ء کو حرکت قلب بند ہونے سے فوت ہوئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ وفات کے وقت ان کی عمر شمسی ۷۲ سال اور قمری ۷۴ سال تھی بدوران علالت خاکسار ایک ادر احمدی کا ساتھ لے کر چارباغ بغرض تیمارداری جاتا رہتا۔ چونکہ فالج سے زبان پر بھی اثر تھا بول نہ سکتے تھے گو ہوش و حواس قائم تھے۔ آپ ۱۹۵۶ء میں ایک رسالہ اپنی سوانح عمری کا "میری داستان" شائع کیا اس میں لکھا تھا کہ مجھے دنیاوی یا روحانی انعامات جو بھی ملے ہیں احمدیت کی برکت سے ملے ہیں۔

آپ علاوہ ماہواری چندہ کے مبلغ ۴۰۰/- ہزار سالانہ تحریک جدید میں ادا کیا گولڈنہ کا مچھ مری کے احاطہ میں ایک کنال اراضی صدر انجمن احمدیہ کے نام وقف کی وہاں ایک مسجد احمدیہ تعمیر کی اس میں ۱/۲ اخراجات مرحوم نے اور ۱/۲ جماعت نے ادا کئے۔

آپ نے اپنی اولاد کو احمدیت سے وابستہ رہنے کی تلقین کی ہے

احباب جماعت خان بہادر صاحب کی نماز جنازہ غائب ادا کر کے دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ ان کی مغفرت کرے اور اپنا قرب نصیب کرے اور پسماندگان کو صبر دے اور احمدیت پر قائم رکھے!

(قاضی محمد یوسف احمدی قاضی خیل ہوتی ضلع مردان)۔

دعائے مغفرت

میرے تایا جان مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب ریٹائرڈ پٹواری نہر جو مولوی نور احمد صاحب مرحوم آف لودھی ننگل تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور کے بڑے لڑکے تھے عرصہ آٹھ سال بیمار رہنے کے بعد مورخہ ۲۴ دسمبر ۱۹۶۲ء بروز سوموار مٹھ ٹوانہ تحصیل خوشاب ضلع سرگودھا میں بعمر ۷۵ سال اس جہان فانی سے رخصت فرما گئے۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ مرحوم کے لئے دعائے مغفرت فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل بخشے۔ آمین۔

خاکسار مقبول احمد بھٹی۔ طارق منزل
محلہ دار الصدر غربی الف۔ ربوہ

غرباء کیلئے پارچات کی ضرورت

مرکز سلسلہ احمدیہ ربوہ میں بہت سے یتامیٰ بیوگان اور غرباء رہتے ہیں ان کی وقتاً فوقتاً مناسب امداد کی جاتی ہے۔

میں مخیر احباب اور ذوی استطاعت احباب سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ حسب سابق ان غرباء کو یاد رکھیں اور نئے یا مستعمل گرم یا سرد پارچات سے ان کی امداد کریں۔ کمبل یا گرم کوٹ بھجوا سکیں تو زیادہ مفید ہوگا۔ سردیاں شروع ہو چکی ہیں اور غریب لوگ منتظر ہیں۔

پرائیوٹ سیکرٹری
حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے۔

مسجد احمدیہ فرانکفورٹ (جرمنی) کی تعمیر میں حصہ لینے والے مخلصین

ذیل میں ان مخلصین کے اسماء گرامی پیش کئے جاتے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے مسجد احمدیہ فرانکفورٹ (جرمنی) کی تعمیر کے لئے ڈیڑھ صد روپیہ یا اس سے زائد اپنے یا اپنے مرحوم بزرگوں کی طرف سے تحریک جدید کو ادا کرنے کی توفیق بخشی ہے فجزاہم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

۵۱۵۔ مکرم سید داؤد مظفر شاہ صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ محمود آباد سندھ .. — ۱۵۰ روپے

۵۱۶۔ محترمہ والدہ صاحبہ مکرمہ، مکرم صوبیدار عبدالرشید صاحب ملتان چھاؤنی .. — ۱۵۰ "

۵۱۷۔ مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب چک ضلع شیخوپورہ منجانب والد ماجد چوہدری اللہ دتہ صاحب مرحوم .. — ۱۵۰ "

۵۱۸۔ " ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب اتالیق تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ .. — ۱۵۰ "

۵۱۹۔ " چوہدری برکت علی صاحب پنشنر سرائے عالمگیر ضلع گجرات منجانب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم و حضرت مسیح موعود علیہ السلام .. — ۱۵۰ "

۵۲۰۔ محترمہ عطیہ بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ مبارک احمد صاحب پراچہ سرگودھا شہر .. — ۱۵۰ "

۵۲۱۔ مکرم میاں محمد عبداللہ صاحب غلہ منڈی ربوہ۔ منجانب والد ماجد میاں علیم اللہ صاحب مرحوم .. — ۱۵۰ "

۵۲۲۔ مکرم ملک عبدالمالک صاحب آف دوالمیال راولپنڈی .. — ۱۵۰ "

۵۲۳۔ " چوہدری محمد شریف صاحب منڈی پتوکی ضلع لاہور .. — ۱۵۰ "

۵۲۴۔ محترمہ حبیبہ بیگم صاحبہ اہلیہ حکیم فتح محمد صاحب ڈگری سندھ .. — ۱۵۰ "

۵۲۵۔ جماعت احمدیہ رائے پور رتا ور آباد ضلع سیالکوٹ بذریعہ مکرم چوہدری غلام نبی صاحب .. — ۱۵۰ "

۵۲۶۔ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ گجرات منجانب والد ماجد چوہدری احمد الدین صاحب وکیل مرحوم .. — ۱۵۰ "

۵۲۷۔ مکرم مسٹر نعمت اللہ خاں صاحب مسن باڈہ ضلع لاڑکانہ سندھ .. — ۱۵۰ "

۵۲۸۔ " پیر انوار الدین صاحب راولپنڈی شہر .. — ۱۵۰ "

۵۲۹۔ " لطیف احمد صاحب طاہر قائد مجلس خدام الاحمدیہ ڈھاکہ مشرقی پاکستان .. — ۱۵۰ "

۵۳۰۔ " چوہدری عبدالقادر خاں صاحب کراچی منجانب مرحوم والدین .. — ۱۵۱ "

۵۳۱۔ " شیخ حمید احمد صاحب رشید لاہور منجانب والد ماجد شیخ مسعود احمد صاحب رشید مرحوم .. — ۱۵۰ "

۵۳۲۔ مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب آف کھاریاں چک B/۱۵۸۔ ۱۲ ضلع بہاولنگر منجانب والد ماجد چوہدری ولی داد صاحب مرحوم .. — ۱۵۰ "

۵۳۳۔ مکرم مرزا عبدالحق صاحب ٹھیکیدار دارالبرکات ربوہ .. — ۱۵۰ "

۵۳۴۔ " ڈاکٹر صلاح الدین صاحب شمس نیلہ گنبد لاہور (ابن مولٰنا جلال الدین صاحب شمس) .. — ۱۵۰ "

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

گمشدہ سوٹ کیس

میں اسپیشل ٹرین میں جو صبح ۹ بجے ربوہ سے ناروال روانہ ہوئی تھی معہ اہل عیال سفر کر رہا تھا میرا ایک عدد سوٹ کیس جس پر سیاہ اور نسواری رنگ کے مٹے ہوئے پھول تھے سوٹ کیس پر میرا نام شیخ محمد شریف بدوملہی لکھا ہوا تھا وہ گم ہوگیا ہے اعلیٰ قیمتی ریشمی کپڑے تھے کسی دوست کے سامان کے ساتھ چلا گیا ہے شیخوپورہ سے جہتہ سوجا اسٹیشن کے درمیان گم ہوا ہے جس کسی کے پاس ہو وہ مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دے کر مشکور فرمائیں

(شیخ محمد شریف احمدی سماج والی گلی۔ بدوملہی۔ ضلع سیالکوٹ)

پتہ مطلوب ہے

میرے ایک دوست حوالدار عبدالعزیز صاحب شاہ جماعت احمدیہ کے ایک سرگرم رکن ہیں کچھ عرصہ پہلے ملٹری ہسپتال راولپنڈی میں داخل تھے ان کا پتہ درکار ہے اگر کسی دوست کو علم ہو تو اطلاع دیں۔

(پتہ۔ محمد زمان خان معرفت مستری نفر محمد آٹو ما بائیل۔ انجینئرز A - 11 صدر روڈ پشاور چھاؤنی)

تصحیح

۱۱ ستمبر ۶۲ء کے اخبار میں موصی ۱۶۸۲۲ کا نام غلط شائع ہوا ہے اصل نام عبدالحکیم ہے نہ کہ "عبدالحاکم" احباب تصحیح فرمالیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ الفضل خود خرید کر پڑھے۔ (مینیجر)

تعمیر مسجد احمدیہ زیورک (سوئٹزرلینڈ) میں حصہ لینے والوں کیلئے خوشخبری

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کی خدمت بابرکت میں بکم فتح ۱۳۴۱ ھش (یکم دسمبر ۱۹۶۲ء) کو تعمیر مسجد احمدیہ زیورک (سوئٹزرلینڈ) میں حصہ لینے والوں کے اسماء گرامی معہ ان کی مالی قربانیوں کے بغرض دعا پیش کئے گئے جنہیں ملاحظہ فرما کر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ سب افراد کو اپنے فضل سے نوازے اور دین و دنیا میں ترقیات عطا کرے فجزاھم اللہ احسن الجزاء"

جملہ احباب جماعت اس صدقہ جاریہ میں حسب استطاعت حصہ لے کر اللہ تعالیٰ کی رضا اور اپنے آقا کی دعائیں حاصل کریں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

سالانہ ترقی مساجد ممالک بیرون کا حق ہے

محترمہ حمیدہ بانو صاحبہ۔ ڈی۔ پی۔ آئی۔ جامعہ نصرت ربوہ نے اپنی سالانہ ترقی بقدر پندرہ روپیہ مساجد ممالک بیرون کے لئے ادا فرما کر اپنے لئے اور اپنے بیمار والد محترم ڈاکٹر عبدالکریم صاحب کے لئے دعا کی خواہش ظاہر فرمائی ہے سو قارئین کرام سے ان کے لئے دعا کی درخواست ہے مکرم ڈاکٹر صاحب عرصہ سے بعارضہ فالج صاحب فراش ہیں اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

اس موقعہ پر مناسب ہوگا کہ جملہ ملازمین حضرات کو یاد دہانی کرا دی جائے کہ ان کی سالانہ ترقی دراصل مساجد ممالک بیرون کا حق ہے اس لئے انہیں محترمہ موصوفہ کی طرح اولین موقعہ پر اپنی سالانہ ترقی تحریک جدید کو ادا کر دینی چاہیئے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

مجالس خدام الاحمدیہ کے لئے ایک نیک اور قابل قدر نمونہ

ہمارے انسپکٹر تحریک جدید چوہدری فضل الرحمٰن صاحب مقیم لاہور اپنی رپورٹ مورخہ ۲۷-۱۲-۶۲ میں لکھتے ہیں کہ:۔

"انجینئرنگ یونیورسٹی جی ٹی روڈ لاہور میں مجلس کا قیام بذریعہ مکرم حفیظ اللہ صاحب جیلانی زعیم نیا نیا عمل میں آیا ہے مجلس قائم ہوتے ہی طلباء نے سب سے پہلے اس عظیم الشان قربانی کا (۳۰۰ روپے برائے تعمیر مسجد احمدیہ زیورک سوئٹزرلینڈ) وعدہ کیا ہے۔"

قارئین کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس مجلس کے قیام کو ہر لحاظ سے اسلام اور احمدیت نیز خدام کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے اور تمام طلباء کو روحانی اور جسمانی ترقیات سے ہمیشہ نوازتا رہے آمین۔ دیگر مجالس بھی اس نیک نمونہ سے استفادہ کریں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

درخواستہائے دعا

میرا لڑکا مبارک احمد نسیم ایف اے کے امتحان میں پاس ہوگیا ہے بزرگان سلسلہ کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو دینی اور دنیوی ترقیات عطا فرمائے آمین

(خاکسار غلام حیدر تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

نوٹ:۔ مکرم غلام حیدر صاحب نے اس خوشی میں کسی مستحق کے نام ایک سال کے لئے خطبہ نمبر جاری کرایا ہے (مینیجر)

میرے والد صاحب مکرم حاجی محمد الدین صاحب درویش قادیان کو کھانسی بے چینی اور ضعف کی شکایت ہے بزرگان سلسلہ سے ان کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(لطیف احمد عارف واقف زندگی)

عاجز کا بھانجہ عزیزم منیر احمد انجینئرنگ کالج کا آخری امتحان دے رہا ہے احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ عزیز کی کامیابی کے لئے دعا فرمادیں۔ (خاکسار ناصر الدین وکالت زراعت تحریک جدید)

دعائے مغفرت

میرے والد محترم میاں محمد عبداللہ صاحب سٹھیالوی محلہ دارالنصر ربوہ مورخہ ۲۴ دسمبر ۶۲ء بوقت ۱۰ بجے شب بعمر پچاسی (۸۵) سال وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم نہایت مخلص احمدی اور موصی تھے مورخہ ۲۵ دسمبر ۶۲ء بعد نماز عصر مولانا جلال الدین صاحب شمس نے نماز جنازہ پڑھائی اور مرحوم کو مقبرہ بہشتی میں امانتاً دفن کیا گیا۔

احباب ان کے بلندئ درجات کے لئے اور ہم پسماندگان کے لئے ان کے نقش قدم پر چلنے کی دعا فرمادیں

(خاکسار عبدالرحمٰن سٹھیالوی محلہ دارالنصر ربوہ)

پاکستان اور بیرونی ممالک کی بعض اہم خبروں کا خلاصہ

• لیوپولڈول ۴ جنوری۔ کانگو میں اقوام متحدہ کی فوجوں نے صدر شومبے کے ہیڈ کوارٹرز جدوت ویل پر ہر دو جانب سے حملہ کر دیا ہے۔ کچھ دستے شہر کے نواح میں پہنچ گئے ہیں خیال ہے کہ آج رات یا کل تک جدوت ویل پر اقوام متحدہ کا قبضہ ہو جائے گا۔

• راولپنڈی ۴ جنوری۔ آج یہاں صدارتی کابینہ کا ایک اہم اجلاس ہو رہا ہے۔ فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں اجلاس کی صدارت کریں گے۔

• راولپنڈی ۴ جنوری۔ مغربی پاکستان کے وزیر مالیات و اطلاعات شیخ مسعود صادق نے ملک اور عوام کی بہبود کے لئے سول اور فوجی حکام کے درمیان باہمی تعاون پر زور دیا ہے۔ وزیر مالیات کل سول اور فوجی حکام کی ایک اعلیٰ اختیارات کی کانفرنس کی صدارت کر رہے تھے۔

• لاہور ۴ جنوری۔ گورنر مغربی پاکستان ملک امیر محمد خاں نے پرسوں یہاں کہا کہ صوبائی گورنر ہونے کی حیثیت سے میں اپنے خلاف بعض سیاسی رہنماؤں کے ذاتی حملوں کا جواب دینا پسند نہیں کرتا۔ گورنر مغربی پاکستان لاہور کے ہوائی اڈے پر اخباری نمائندوں سے بات چیت کر رہے تھے جہاں وہ گورنر مشرقی پاکستان سے ملنے آئے تھے جو ڈھاکہ سے راولپنڈی جاتے ہوئے کچھ دیر کے لئے لاہور رکے تھے۔

• مظفر آباد ۳ جنوری۔ بھارتی فوج نے مقبوضہ کشمیر کے علاقہ میں گزشتہ سال ۵ دسمبر سے ۹ دسمبر تک دس مرتبہ جنگ بندی لائن کی خلاف ورزی کی جس سے گزشتہ سال کے دوران بھارتی فوج کی طرف سے اس قسم کی خلاف ورزیوں کی تعداد آٹھ سو ستائیس تک پہنچ گئی۔

• جکارتا ۴ جنوری۔ انڈونیشی وزارت خارجہ نے برونائی کے متعلق ایک برطانوی یادداشت مسترد کر کے واپس کر دی ہے وزارت خارجہ کے ترجمان نے بتایا کہ اس یادداشت میں توہین آمیز الفاظ استعمال کئے گئے ہیں اور یہ اس دوستانہ سپرٹ سے خالی تھے جس کا اظہار انڈونیشی وزیر خارجہ کے نام برطانوی وزیر خارجہ لارڈ ہیوم کے ذاتی خط میں کیا گیا تھا۔ لارڈ ہیوم نے اپنے خط میں یہ توقع ظاہر کی تھی کہ برونائی کے مسئلہ پر اختلافات کے باوجود انڈونیشیا اور برطانیہ میں دوستانہ تعلقات برقرار رہیں گے۔ ہانگ کانگ سے اطلاع ملی ہے کہ انڈونیشی وزیر خارجہ ڈاکٹر سبانڈریو نے چین کے وزیر اعظم چو این لائی اور وزیر خارجہ چن لی سے ملاقات کی۔

• کراچی ۴ جنوری۔ پاکستان پیپر مرچنٹس ایسوسی ایشن نے نئی درآمدی پالیسی پر نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس پالیسی پر اجارہ داری کے اثرات ہیں۔ ایسوسی ایشن کے جنرل سکرٹری نے ایک بیان میں مطالبہ کیا ہے کہ حکومت اپنی پالیسی پر نظر ثانی کرے۔ انہوں نے کہا ہے کہ تاجران کاغذ کے خیال میں لائسنس دو چروں پر کاغذ کی درآمد قابل عمل نہیں ہے کیونکہ صنعتوں کو کاغذ کی درآمد کے لئے لائسنس دئے جائیں گے۔

• لاہور ۴ جنوری۔ موثق ذرائع کے مطابق مرکزی وزارت داخلہ چند ہفتوں تک بعض سیاسی جماعتوں کے فنڈز اور دوسری املاک واگزار کر دے گی۔ بعض حلقوں کے مطابق اس ضمن میں سر فہرست کنونشن مسلم لیگ ہوگی۔ اگرچہ مرکزی وزیر داخلہ مسٹر حبیب اللہ خاں نے اس سلسلہ میں سردست واضح طور پر کچھ کہنے سے انکار کر دیا ہے۔

• ڈھاکہ ۴ جنوری۔ رائے دہی کمیشن کے چیئرمین مسٹر اختر حسین پرسوں شام کراچی سے یہاں پہنچے۔ مغربی پاکستان سے کمیشن کے دو ارکان مسٹر جسٹس محمود احمد اور چوہدری صلاح الدین بھی چیئرمین کی آمد کے قریباً ایک گھنٹہ بعد لاہور سے ڈھاکہ پہنچ گئے۔ مشرقی پاکستان سے کمیشن کے ارکان پہلے ہی یہاں موجود تھے۔ ڈھاکہ میں کمیشن کا اجلاس آج اور کل ہوا۔ ڈھاکہ کمیشن کا ایک اور اجلاس ۱۴ اور ۱۵ جنوری کو ہوگا۔

• کراچی ۴ جنوری۔ برٹش کولمبیا (کینیڈا) کی سپریم کورٹ کے جج مسٹر جسٹس جے۔ جی۔ اے ہنچسن نے اس توقع کا اظہار کیا ہے کہ کینیڈا اور پاکستان کے درمیان پہلے سے جو قریبی تعلقات قائم ہیں وہ اور مضبوط ہو جائیں گے۔ آپ ایک استقبالیہ میں تقریر کر رہے تھے جس کا اہتمام عالمی آئینی کنونشن نے آپ کے اعزاز میں کیا تھا۔ مسٹر جسٹس ہنچسن نے پاکستان کی صنعتی ترقی پر مسرت کا اظہار کیا اور کہا مجھے پاکستان کے ججوں اور وکلاء سے ملاقات کر کے خوشی حاصل ہوئی ہے۔

• لاہور ۴ جنوری گورنر مغربی پاکستان ملک امیر محمد خاں نے بتایا ہے کہ ضلع لائل پور کے علاقہ چک جھمرہ ڈانوالہ میں پٹ سن کی کاشت کا تجربہ کامیاب ثابت ہوا ہے۔ کل ہوائی اڈہ پر آپ نے اخبار نویسوں سے باتیں کرتے ہوئے انکشاف کیا مغربی پاکستان صنعتی ترقیاتی کارپوریشن کے اندازہ کے مطابق ملک کے اس حصہ میں پٹ سن کی بوریاں نفع بخش بنیادوں پر تیار کی جا سکتی ہیں آپ نے مزید بتایا کہ حکومت نے مردان اور بادین میں شکر سازی کا ایک ایک کارخانہ قائم کرنے کی منظوری دے دی ہے۔

• راولپنڈی ۴ جنوری پاسپورٹ اور ترک وطن کی ڈائریکٹوریٹ کا ایک علاقائی دفتر راولپنڈی میں قائم کیا گیا ہے اور اس نے یکم جنوری سے کام شروع کر دیا ہے۔ یہ دفتر ہر نوعیت کی سفری دستاویز اور پاسپورٹ جاری کرنے کا کام کرتا ہے اور اس کا حلقہ اختیار راولپنڈی ڈویژن، ضلع جہلم، گجرات اور کیمبلپور کے علاوہ آزاد کشمیر، شمالی علاقوں، گلگت اور بلتستان پر مشتمل ہے۔

• کراچی ۴ جنوری۔ وزیر تجارت مسٹر وحید الزمان نے کہا ہے کہ میں اس سال نیپال، برما اور لنکا جاؤں گا آپ نے کہا میرا یہ دورہ حکومت کی اس مہم کا حصہ ہے کہ ملکی تجارت کو بڑھایا اور متنوع بنایا جائے۔ وزیر تجارت نے بتایا کہ مجھے چین اور متحدہ عرب جمہوریہ کے دورہ کی بھی دعوت موصول ہوئی ہے۔

• راولپنڈی۔ سیاسی مبصرین نے کہا ہے کہ جب پنڈت نہرو یہ کہتے ہیں کہ چین ایشیائی جوہڑ میں ایک بہت بڑے مگرمچھ کی حیثیت رکھتا ہے تو دراصل انہیں حالات کے آئینہ میں اپنا چہرہ ہی دکھائی دیتا ہے۔

• الجزیرہ۔ متحدہ عرب جمہوریہ کے صدر جمال عبد الناصر ۵ جولائی کو الجزائر کے دورے پر جائیں گے۔ آپ الجزائر کی پہلی سالگرہ کی تقریبات میں شرکت کریں گے۔ صدر ناصر نے مسٹر بن بالا کی دعوت قبول کرتے ہوئے اپنے پیغام میں کہا ہے کہ وہ ۵ جولائی کو الجزائر آئیں گے۔

• نئی دہلی۔ بھارتی اخبارون نے دعویٰ کیا ہے کہ چین نے وسطی تبت اور جنوب مشرقی علاقہ میں بھاری تعداد میں اپنی چھاتہ فوج جمع کر دی ہے تبت سے واپس آنے والوں کا حوالہ دیتے ہوئے ان خبروں میں کہا گیا ہے کہ یہ چھاتہ فوج چین سے تبت میں لائی گئی ہے اور وسطی تبت میں چینی ہوائی بیڑے کے اہم مرکز دمم تھنگ کے نزدیک مشقیں کرتی دیکھی گئی ہے۔

• واشنگٹن۔ امریکی بحریہ کے کمانڈر انچیف جنرل ڈینیسن نے جمعرات کو یہاں انکشاف کیا ہے کہ پچھلے اکتوبر میں کیوبا کا بحران جب نقطہ عروج پر تھا تو امریکی بحریہ کی ۴۵ ہزار فوج کو کیوبا پر حملہ کرنے کے لئے مقرر کیا گیا تھا۔ ایک لاکھ فوج کو بطور کمک تیار رہنے کا حکم دیا گیا تھا۔ موصوف اپنے جنرل سٹاف افسروں کے ایک اجلاس سے خطاب کر رہے تھے۔

• لندن۔ لندن سکول آف اکنامکس کے ماہر ڈی جے سنکلیر نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ دنیا میں آبادی کی شرح کے مقابلہ میں غذائی پیداوار معمولی شرح سے بڑھ رہی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ ہر دس کروڑ کی آبادی کو ایک کروڑ تیس لاکھ ٹن زائد اناج اور ایک کروڑ چالیس لاکھ ٹن مویشیوں سے حاصل ہونے والی پیداوار کی ضرورت ہے۔ ۲۰۰۰ء میں دنیا کی آبادی چھ ارب ہو جائے گی۔ غذائی پیداوار کی ضرورت میں سو فیصد اور مویشیوں سے حاصل ہونے والی پیداوار میں دو سو فیصد اضافہ ہو جائے گا۔ اس صورت حال سے عہدہ برا ہونے کے لئے ٹھوس اقدامات کی ضرورت ہے۔

• نئی دہلی۔ راجستھان کی صوبائی حکومت نے ۴۶۴ دیہات کو فصل خریف نہ ہونے کے باعث قلت کے علاقے قرار دیدیا ہے۔

• بون۔ معلوم ہوا ہے کہ کرسمس کی چھٹیوں کے دوران مشرقی جرمنی سے ۲۳ افراد فرار ہو کر مغربی جرمنی پہنچنے میں کامیاب ہوئے ہیں۔ ان میں سے تین افراد مشرقی جرمنی کے سرحدی گارڈ ہیں۔ مشرقی جرمنی میں شدید سردی فرار ہونیوالوں کے لئے نعمت ثابت ہوئی ہے کیونکہ درجہ حرارت گرنے سے سرحدی علاقہ میں بارودی سرنگیں جام ہو گئی ہیں۔

• ماسکو روسی جریدہ انٹرنیشنل لائف نے اپنے ایک مضمون میں کہا ہے کہ بیرونی ممالک میں فوجی اڈے قائم کرنے کا امریکی نظام درحقیقت یورپ، ایشیا افریقہ اور امریکی ریاستوں کے خلاف عالمگیر پیمانے پر جارحیت کے مترادف ہے مضمون نگار مسٹر بچوف نے لکھا ہے کہ یہ بات بالکل واضح ہے۔ ان فوجی اڈوں سے روس یا کسی بھی سوشلسٹ ملک پر کوئی راکٹ پھینکا گیا تو لازماً امریکہ اور اسکے اڈوں کو بھی اسی طرز کے ہتھیار سے جواب دیا جائیگا۔ جب تک امریکی اڈے ختم نہیں ہوتے ان ملکوں کو ایٹمی تباہی کا شدید خطرہ درپیش رہے گا۔

پاکستان کیلئے امریکی فوجی امداد کمیونسٹ چین کیخلاف امریکی کوششوں کا ایک حصہ ہے

امریکہ نہیں چاہتا کہ اس امداد کو بھارت کے خلاف استعمال کیا جائے۔ امریکی سفیر کا بیان

نئی دہلی ۵ جنوری۔ بھارت میں امریکی سفیر مسٹر گالبریتھ نے کہا ہے کہ امریکہ پاکستان کو جو فوجی امداد دے رہا ہے وہ کمیونسٹ چین کے خلاف امریکی کوششوں کا ایک حصہ ہے امریکہ نہیں چاہتا کہ اس امداد کو بھارت کے خلاف استعمال کیا جائے۔ دہلی کے سیاسی حلقوں نے امریکی سفیر کے بیان پر تبصرہ کرتے ہوئے توقع ظاہر کی ہے۔ اگر پاکستان نے کمیونسٹ چین کے خلاف امریکہ اور بھارت کا ساتھ نہ دیا اور چین سے دوستی کے رشتے استوار کرنے کا موجودہ رجحان ترک نہ کیا تو امریکہ پاکستان کو فوجی امداد بند کر دے گا۔

مسٹر گالبریتھ نے مدراس میں ایک کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ کمیونسٹ چین سے نہ صرف بھارت کو بلکہ پاکستان کو بھی خطرہ لاحق ہے برصغیر کے دفاع کی ذمہ داری بھارت پر عائد ہوتی ہے۔ اگر برصغیر میں امن ہو تو چینی خطرے کا مقابلہ کرنا بہت آسان ہوگا۔ آپ نے کہا کہ امریکہ نے چینی جارحیت کا مقابلہ کرنے کے لئے بھارت کو جو امداد دی، اس کا مقصد برصغیر کو چینی خطرہ سے محفوظ رکھنا تھا۔ اس وقت امریکہ کے ذہن میں یہ بات بھی تھی کہ بھارت کے ساتھ ساتھ پاکستان کو بھی خطرہ لاحق ہے۔ امریکہ پاکستان کو جو فوجی امداد دے رہا ہے وہ بھی کمیونسٹ کے خلاف امریکی کوششوں کا ایک حصہ ہے۔ اور اگر اس امداد کو بھارت سے تنازعات کے تصفیہ کے سلسلہ میں استعمال کیا گیا تو اس صورت میں اس قسم کی امداد دینے کا کوئی جواز باقی نہ رہے گا۔ مسٹر گالبریتھ سے دریافت کیا گیا کہ کیا امریکہ نے بھارت کو فوجی امداد دینے سے پہلے بھارت پر دباؤ ڈالا تھا کہ وہ پاکستان سے اپنے تنازعہ کا تصفیہ کرے تو انہوں نے نفی میں جواب دیا۔ امریکی سفیر نے کہا کہ امریکہ نے پاکستان اور بھارت کو واضح طور پر بتا دیا ہے کہ دونوں ملکوں کو امداد دینے کے دوستہ میں ان کے باہمی اختلافات جو دشواریاں پیدا کرتے ہیں، امریکہ کو ان کے بارے میں بڑی بڑی تشویش ہے۔ جبکہ امریکہ کسی قسم کی مداخلت کرنا نہیں چاہتا۔ اس نے دونوں ملکوں کو صاف طور پر بتا دیا ہے کہ اختلافات جاری رہنے کے سلسلہ میں کیا دشواریاں پیش آئیں گی اور برصغیر کی سلامتی کے لئے اختلافات کا حل کس قدر اہمیت رکھتا ہے ایک نامہ نگار نے دریافت کیا کہ اگر بھارت اور پاکستان میں مذاکرات کا کوئی نتیجہ برآمد نہ ہو تو بھی کیا امریکہ فوجی امداد جاری رکھے گا۔ مسٹر گالبریتھ نے کہا۔ اس کا تعلق امریکی رائے عامہ اور کانگرس پر ہے لہذا اس مقصد کے لئے سازگار فضا پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔

پچاس روپیہ کا کرنسی نوٹ

راولپنڈی ۵ جنوری۔ حکومت پاکستان عنقریب "پچاس روپیہ" مالیت والے کرنسی نوٹ جاری کرے گی۔ یہ فیصلہ مرکزی کابینہ نے کل یہاں اپنے اجلاس میں کیا۔ نوٹ کا ڈیزائن وسط میں گہرے سبز رنگ کا ہوگا۔ ایک رُخ کے وسط میں قائد اعظم کی تصویر ہوگی اور دوسرے رُخ پر مشرقی پاکستان کا ایک قدرتی منظر ہوگا سیکیورٹی پرنٹنگ پریس میں طباعت کے مراحل سے گذرنے کے فوراً بعد یہ نوٹ جاری کر دیا جائے گا۔

* بیروت تشریف ۵ رجنوری صدر ایوب ریاست سوات کے تین روزہ دورے پر کل سہ پہر یہاں پہنچیں گے آپ منگل کو ریاست دیر بھی جائیں گے

تقریب شادی

مورخہ ۳۰ر دسمبر ۱۹۶۲ء بروز اتوار مکرم پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب ایم۔ ایس سی آف تعلیم الاسلام کالج کی صاحبزادی انیسہ گوہر صاحبہ سلمہا کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ ان کا نکاح صلاح الدین صاحب ابن مکرم فاضل کریم علی صاحب آف حیدر آباد دکن کے ساتھ اجتماع انصار اللہ منعقدہ اکتوبر ۱۹۶۱ء کے موقع پر پڑھا گیا تھا۔

تقریب رخصتانہ کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم پروفیسر بشارت الرحمن صاحب نے کی۔ بعدہٗ مکرم کلیم اللہ کرشن صاحب نے ایک دینی نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ آخر میں محترم حکیم خلیل احمد صاحب مونگھیری نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے اجتماعی دعا کرائی۔ تقریب رخصتانہ میں تعلیم الاسلام کالج کے ممبران اسٹاف اور دیگر احباب کے علاوہ محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ، محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب اور محترم میاں عبد الرحیم احمد صاحب نے بھی شرکت فرمائی۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے ہر طرح خیر و برکت اور یمن و سعادت کا موجب بنائے۔ آمین۔

پاکستان اور چین کے درمیان آج تجارتی معاہدے پر دستخط ہو جائیں گے

وزیر تجارت صدارتی کابینہ کو رپورٹ پیش کرنے کیلئے راولپنڈی روانہ ہو گئے

کراچی ۵ رجنوری۔ چین اور پاکستان کے درمیان پہلے تجارتی معاہدہ پر کل یہاں دستخط ہو جائیں گے معاہدہ پر چین کی طرف سے نائب وزیر بیرونی تجارت مسٹر لین ہی ین اور پاکستان کی طرف سے وزیر تجارت وحید الزمان دستخط کریں گے۔ جناب وحید الزمان کل صدارتی کابینہ کے اجلاس میں شرکت کے لئے روانہ ہو گئے۔ معلوم ہوا ہے کہ آپ چینی وفد کے ساتھ اپنی بات چیت کے بارے میں کابینہ کے اجلاس میں رپورٹ پیش کریں گے۔ وزیر قدرتی وسائل جناب ذوالفقار علی بھٹو بھی جن کے ساتھ گذشتہ روز چینی وفد نے ملاقات کی تھی، جناب وحید الزمان کے ساتھ راولپنڈی روانہ ہوئے ہیں معلوم ہوا ہے کہ تجارتی معاہدہ کے تحت دونوں ملکوں کے درمیان ان ہی اشیاء کا تبادلہ ہوگا جن کا ماضی میں ہوتا رہا ہے۔ پاکستان چین کو جو اشیاء دے گا ان میں لمبے ریشے کی روئی شامل ہوگی اور یہ سب سے زیادہ مقدار میں دی جائے گی۔ پاکستان چین سے سب سے زیادہ چاول درآمد کرے گا۔ ۱۹۵۸-۶۰ء کے دوران پاکستان نے کافی مقدار میں چاول درآمد کیا لیکن بعد میں اس کی درآمد میں کمی ہو گئی تھی۔ چینی معاہدہ کے تحت پاکستان کو کوئلہ سیمنٹ لوہا اور فولاد دے گا۔ پاکستان دوسری اشیاء کے علاوہ چین کو کپاس اور اس کی مصنوعات بھی دے گا۔

• رنگون ۴ رجنوری۔ چین نے برما سے ایک لاکھ ٹن چاول کی خریداری کا معاہدہ کیا ہے۔

پاکستان ویسٹرن ریلوے —— لاہور ڈویژن

ٹینڈر نوٹس

درج ذیل کاموں کے لئے ترمیم شدہ شیڈول آف ریٹس کی اساس پر پرسنٹیج ریٹ کے سربمہر ٹنڈر مجوزہ فارموں پر جو اس دفتر سے بعوض ایک روپیہ فی کاپی ۶ رجنوری ۱۹۶۳ء ساڑھے گیارہ بجے تک دستیاب ہو سکتے ہیں۔ زیر دستخطی ساڑھے بارہ بجے تک وصول کریں گے۔ یہ اسی روز ساڑھے بارہ بجے برسر عام کھولے جائیں گے۔ اس کے بعد آنے والے ٹنڈروں پر غور نہ ہوگا۔

نمبر شمار	کام کا نام	تخمیناً لاگت مع ٹنڈر پرسنٹیج	زر بیعانہ جو ڈویژنل پے ماسٹر لاہور کے پاس جمع کرایا جائے گا۔	تکمیل کی مدت
(i)	ورکشاپ ایریا مغلپورہ میں سٹاف کوارٹر درجہ سوم ۱۵ یونٹ مہیا کرنا	۶۵۰۰/- روپے	۱۳۰۰/- روپے	۶ ماہ
(ii)	ورکشاپ ایریا مغلپورہ میں سٹاف کوارٹر درجہ چہارم ۹۰ یونٹ مہیا کرنا۔	۱۶۰۰۰/- روپے	۳۲۰۰/- روپے	۸ ماہ
(iii)	ورکشاپ ایریا مغلپورہ میں ۹۰ یونٹس درجہ چہارم سٹاف کوارٹرز مہیا کرنا۔	۱۶۰۰۰/- روپے	۳۲۰۰/- روپے	۸ ماہ
(iv)	ورکشاپ ایریا مغلپورہ میں ۵۰ یونٹس درجہ چہارم سٹاف کوارٹرز اور بیت الخلاء کے ۷۰ یونٹس اور سٹرکیں مہیا کرنا	۱۶۰۰۰/- روپے	۳۲۰۰/- روپے	۸ ماہ

۲۔ ٹھیکیدار جن کے نام منظور شدہ فہرست پر درج ہیں ٹنڈر دے سکتے ہیں۔ ایسے ٹھیکیدار جن کے نام اس ڈویژن کے ٹھیکیداروں کی منظور شدہ فہرست پر درج نہیں۔ انہیں چاہیئے کہ ۱۲ر جنوری ۶۳ء سے قبل اندراج کے کاغذات یا اپنی مالی حالت اور تجربے سے متعلق سرٹیفکیٹ ہمراہ لاکر اپنے نام رجسٹر کرالیں۔

۳۔ مفصل شرائط و ضوابط نظر ثانی شدہ شیڈول آف ریٹس، پلان اور تخمینہ جات زیر دستخطی کے دفتر میں کسی بھی یوم کار کو دیکھے جا سکتے ہیں۔ ریلوے انتظامیہ سب سے کم یا کسی بھی اور ٹنڈر کو منظور کرنے پر پابند نہیں یہ ٹھیکیداروں کے اپنے مفاد میں ہے کہ زر بیعانہ ۱۲ر جنوری ۶۳ء سے پہلے ڈویژنل پے ماسٹر پی۔ ڈبلیو۔ آر لاہور کے پاس جمع کرا دیں۔ ٹھیکیداروں کو چاہیئے کہ تمام لیبر اور میٹریل کے لئے نرخ تحریر کریں اور ٹنڈر دینے سے قبل کام کی جگہ کا معائنہ کر کے کام کی اصل حالت کے بارے میں اطمینان حاصل کریں۔

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ لاہور

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴